REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۹　　شمارہ ۴۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ر نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۸۰ء کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ر نبوت (نومبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی آج بوقت دوپہر مظفر پور کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ٭

۲۷ر ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ　　۶ر نبوت ۱۳۵۹ ہش　　۶ر نومبر ۱۹۸۰ء

قرطبہ کی شام

وہی حسین مناظر، جمیل نقش و نگار
وہی سکوت میں ڈوبے ہوئے حسین مینار

طلسمِ ہوش رُبا گنبدوں کے سینوں میں
وہی خموش فضاؤں میں گرمیٔ گفتار

عروسِ شام کا جوبن اسی طرح عُریاں
وہی فلک پہ رواں سُرخ بدلیوں کی قطار

سُنا رہے ہیں فسانے گئے زمانوں کے
ردائے کہنہ میں لپٹے ہوئے در و دیوار

یہیں سے پھوٹے تھے سوتے کبھی تمدن کے
یہیں سے پھیلے تھے دُنیا میں علم کے انوار

کنارِ آب یہاں کشتیاں جلائی تھیں
بنامِ حق و صداقت اُٹھے تھے کچھ جیدار

کچھ ایسی شان سے اُترے تھے سرفروش یہاں
عدو سے رُک نہ سکی اُن کی جُرأتِ یلغار

محیط صدیوں پہ وُہ دورِ کامرانی رہا
فسانے جس کے لبِ دہر پر ہیں اب بھی ہزار

پھر ایسا وقت بھی آیا کہ مٹ گئے وُہ نقوش
نہ ساز باقی رہا اور نہ ساز کی جھنکار

سیاہ رات ہوئی خیمہ زن، چراغ بجھے
خزاں نصیب ہوئی لُٹ گئی چمن کی بہار

مگر پھر آج وہاں ضو بکھرتی دیکھتا ہوں
جہاں کل اُڑتا تھا ہر سمت ظلمتوں کا غبار

دلوں میں کھلنے لگے آج پھر گُلِ توحید
شکستہ سازوں سے آنے لگی ہے پھر جھنکار

کرن اُمید کی آئی نظر اندھیروں میں
جو جاں بلب تھے ملے اُن کو زیست کے آثار

بہ ذوق و شوقِ نمو لی گلوں نے انگڑائی
اُتر رہا ہے پھر اندلس میں کاروانِ بہار

نویدِ امن بنے گی یہ طرحِ نو ثاقب
بڑھے گا اس سے زمانہ میں دینِ حق کا وقار

ثاقب زیروی

لہ ۹ر اکتوبر ۸۰ء کو سپین (اُندلس) میں اسلام کے دورِ ثانی کی پہلی مسجد کا سنگِ بُنیاد رکھے جانے کی نویدِ جاں فزا سُن کر ارتجالاً (ثاقب)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸　۱۹　۲۰

فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی توفیق دے۔

آمین ٭

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

گزشتہ سے پیوستہ

فرینکفورٹ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

بصیرت افروز خطبہ جمعہ۔ استقبالیہ تقاریب میں شمولیت۔ اہم شخصیتوں سے تبادلۂ خیالات

۱۰ جولائی ۱۹۸۰ء بروز جمعرات

۱۰ جولائی کی شام کو جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پُر وقار تقریب ہوٹل فرینکفرٹر ہوف کے ایک آراستہ و پیراستہ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات بعض ملکوں کے سفارتی نمائندے ڈاکٹرز، پبلشرز۔ یونیورسٹیوں کے پروفیسرز مستشرقین۔ اخبار نویس۔ پادری صاحبان اور متعدد دیگر دانشور شریک ہوئے۔

جب سات بجے شام تک جملہ معزز مہمان تشریف لے آئے تو حضور ایدہ اللہ احمدیہ مشن ہاؤس سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر "ہوٹل فرینکفرٹر ہوف" تشریف لائے۔ ہوٹل کے صدر دروازہ پر جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کے بعض عہدیداروں کے علاوہ ہوٹل کے منیجر مسٹر گروٹن برگ —— (Mr. GROTENBERG) نے ہوٹل کے چیف فرنٹ آفس کیشئر عرفان احمد خان کی معیت میں حضور ایدہ اللہ کا پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ حضور کے استقبالیہ ہال میں داخل ہونے پر جملہ مہمانان کرام نے جو پہلے ہی حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ مؤدب کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ بعد ازاں اُنہوں نے حضور کے پاس آکر اپنے آپ کو متعارف کرایا۔ اُدھر ہمارے جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ ہیوبش بھی مہمانانِ کرام کا تعارف کراتے جاتے تھے۔ حضور بڑی گرمجوشی سے ہر مہمان مرد کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد ہر ایک سے اس کے مناسب حال کچھ باتیں کرتے۔ تعارف کا یہ سلسلہ خاصی دیر جاری رہا۔ پھر حضور نے جملہ مہمانانِ کرام کے ہمراہ ماحضر تناول فرمایا ——!!

حضورؒ نے اس دوران مہمانانِ کرام سے کھل مل کر باتیں کیں۔ بے شمار موضوعات پر ان کے ساتھ حضور کی یہ گفتگو سامعین کے ازحد ازدیادِ علم کا موجب ہوئی۔ حضور نے جس شعبۂ علم کے ماہر سے بھی گفتگو فرمائی، گفتگو کے دوران اس علم پر ایسے ماہرانہ انداز میں روشنی ڈالی اور اس شعبہ میں جدید ترین ریسرچ پر ایسا سیر حاصل تبصرہ کیا کہ خود ماہرینِ علوم حضور کے مطالعہ کی ہمہ گیر وسعت اور تبحرِ علمی پر حیران ہوئے بغیر نہ رہے۔ حضور کھڑے کھڑے جس کسی سے بھی گفتگو فرماتے بہت سے مہمان حضور کے گرد آ جمع ہوتے۔ اور کمال محویت کے عالم میں حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوتے۔ صنعت و حرفت پر بات ہو رہی ہوتی یا زراعت و تجارت پر، اقتصادیات کا کوئی مسئلہ زیرِ بحث ہوتا یا فلسفہ و طبیعات کا الغرض کسی بھی موضوع پر گفتگو چل نکلتی حضور اس سے قرآنی تعلیم کی فضیلت کا کوئی نہ کوئی پہلو نکال لیتے۔ اور باتوں ہی باتوں میں اسلام کی صداقت ذہن نشین کرا دیتے۔

رُہر یونیورسٹی بوخم کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر ولکر نائٹ ہاؤس حضور سے ملاقات کی غرض سے تین سو میل کا فاصلہ طے کر کے فرینکفورٹ آئے تھے۔ وہ آج کل اسلامی اقتصادیات کے بارہ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ جب حضور نے اُن سے اسلامی اقتصادیات کے بُنیادی اُصولوں کے بارہ میں دریافت فرمایا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اسلامی اقتصادیات کے متعلق میرا علم ابھی بہت محدود ہے۔ میں سکھانے نہیں بلکہ سیکھنے کے لئے حاضر ہُوا ہوں۔ اس پر حضورؒ نے اسلام کے اقتصادی اُصولوں پر اختصار سے روشنی ڈالی اور مغرب کے اقتصادی نظریات کی خامیاں بیان کر کے اسلام کے اقتصادی نظام کی خوبیوں سے اُنہیں آگاہ کیا۔ وہ بہت توجہ اور انہماک سے حضور کے ارشادات سُنتے رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ حضور کے ایک ایک فقرہ کو ذہن کے نہاں خانوں میں محفوظ کر رہے ہیں۔

جرمن ڈاکٹروں کی قومی تنظیم کی مجلس عاملہ کی رُکن مسز ڈاکٹر ہیسل بلاٹ اور بعض دوسرے مہمانوں سے ایلوپیتھی طریقِ علاج، ادویہ کی افادیت اور ان کی مضرت کے بارہ میں بہت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ وہ طب اور ادویہ کے خواص کے متعلق حضور کے وسیع علم اور تجربہ سے بہت متاثر ہوئے۔ حضور نے انہیں بعض امراض کی دیسی ادویہ سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ چھوٹی اور معمولی چیزوں سے جنہیں معمولی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے بعض خطرناک امراض کا تجربی علاج کیا جا سکتا ہے اس ضمن میں حضور نے پتھری کے اخراج کے لئے مکئی کے بھٹے کے ریشم نما بالوں کو پانی میں اُبال کر پینے کا ذکر کیا۔ نیز بعض قسم کے کینسر کے علاج کے لئے ایک نہایت معمولی بُوٹی یعنی "بیچنی بوٹی" کی افادیت پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اسلام کی رُو سے کوئی مرض بھی لاعلاج نہیں ہے۔ مہمانانِ کرام طبی مسائل میں حضور کی گہری دلچسپی سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اس پر بہت حیرت کا اظہار کیا۔

سب سے زیادہ دلچسپ گفتگو لوتھیرین چرچ کے پادری مسٹر فریڈ ریچ ہاکسے ہوئی۔ وہ استقبالیہ میں شرکت کی غرض سے میونخ سے آئے تھے۔ وہ چرچ میں اس شعبہ کے انچارج ہیں جس کا کام ہی دُوسرے مذاہب اور فرقوں سے رابطہ قائم کر کے ان کے متعلق معلومات جمع کرنا ہے۔ اُن کے ساتھ گفتگو کے دوران تثلیث کا ذکر آیا تو حضور نے اُن سے دریافت کیا کہ وہ مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا کس بناء پر مانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ انجیل میں ایسا ہی لکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انجیل سے تو یہی پتہ لگتا ہے کہ مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک نبی تھے۔ اُنہیں خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دے کر خدا تعالیٰ کی خدائی میں شریک ماننا درست نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں حضورؒ نے انجیل کی بعض آیات کا حوالہ بھی دیا۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی معرفت کے متعلق دریافت کرنے لگے۔ حضور نے ان باتوں کا اختصار سے جواب دینے کے بعد فرمایا، ان سب اُمور کو سمجھنے کے لئے تین ماہ کا عرصہ درکار ہوگا۔ آپ ربوہ آکر وہاں تین ماہ رہیں۔ کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور تبادلۂ خیالات کے ذریعہ اپنے شکوک و شبہات کا ازالہ کریں۔ اور پھر متلاشئ حق بن کر جس حد تک ممکن ہو اپنے طور پر مجاہدہ بھی کریں۔ حضور نے انہیں اپنے خرچ پر ربوہ آنے اور وہاں تین ماہ قیام کرنے کی دعوت دی۔

وہ حضور کی گفتگو اور فراخدلانہ دعوت سے ازحد متأثر ہوئے۔ اور بڑی عقیدت سے اپنی نوٹ بُک حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست کی کہ حضور اپنے قلم سے اس میں کوئی نصیحت رقم فرما دیں۔ حضور نے اُن کی یہ درخواست قبول فرماتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے مندرجہ ذیل فقرہ اُن کی نوٹ بُک میں رقم فرمایا:—

BE FAITHFUL TO
ONE ALMIGHTY
CREATOR" , ربّ

اس نوازشِ خاص پر وہ ازحد مسرور ہوئے اور حضور کا بہت شکریہ ادا کیا۔ بعد میں انہوں نے راقم الحروف کو حضور کی یہ تحریر دکھا کر ربّ کے معنی دریافت کئے۔ اور جب راقم الحروف نے انہیں اس کے معنے بتائے تو وہ دیر تک اس فقرہ کو پڑھتے اور اس کے معنی اور مفہوم پر غور کرتے رہے۔ یہ استقبالیہ تقریب قریباً نو بجے تک جاری رہی۔ مہمانانِ کرام نے جانے سے قبل باری باری پھر حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کیا۔ اور حضور سے ملاقات پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ حضور مع اہلِ قافلہ وہاں سے روانہ ہو کر مغرب سے قبل مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

جماعتِ احمدیّہ نائیجیریا کے خصوصی نمائندہ کی آمد:—

۱۰ر جولائی کو جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے جناب ظفر اللہ الیاس صاحب لیگوس سے فرینکفورٹ تشریف لائے۔ انہوں نے مشن ہاؤس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے حضور کی خدمت میں حالیہ تبلیغی دورہ پر مبارکباد پیش کی۔ اور

اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا

کہا۔ نیز حضور کی نائیجیریا میں متوقع تشریف آوری کے پروگرام کے بارہ میں حضورؒ

سے ہدایات حاصل کیں۔

۱۰ جولائی کی صبح حضور نے دفتر میں تشریف لاکر ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ مسجد نور میں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور کی زیر ہدایت مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ انچارج مغربی جرمنی نے پڑھائیں۔

(الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

۱۱ جولائی ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے قیام فرینکفورٹ کے دوران یہ دوسرا جمعہ تھا۔

خطبہ جمعہ کا خلاصہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نماز جمعہ کے لئے دو بج کر پچیس منٹ پر مسجد نور میں تشریف لانے پر جناب بشیر احمد باجوہ نے اذان دی۔ اس سے قبل جمعہ کی پہلی اذان بھی انہوں نے ہی دی تھی۔

ایک لایعنی اعتراض اور اس کا جواب

اذان کے معاً بعد حضور نے خطبہ جمعہ کا آغاز کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ یورپ اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں غلط فہمی یا تعصب کی وجہ سے سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اس نے عورت کے حقوق ہی قائم نہیں کئے۔ اس لئے اسلام مردوں کا مذہب ہے۔ یہ عورتوں کا مذہب ہے ہی نہیں۔ حالانکہ اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسلام نے نہ صرف یہ کہ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیئے ہیں بلکہ بعض احتیاطیں وضع کر کے ان کے حقوق کے تحفظ کی پوری پوری ضمانت بھی دی ہے۔

حضور نے فرمایا، ان قوموں میں بعض گندے اخلاق اور بگڑی ہوئی عادتوں نے کچھ ایسا گھر کیا ہے کہ اگر انہیں یہ سمجھایا جائے کہ جن باتوں پر تم اعتراض کر رہے ہو ان کا مقصد عورتوں پر ناواجب پابندیاں عاید کرنا نہیں بلکہ ان کی عزت و احترام اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ تو اسے وہ در خور اعتناء نہیں سمجھتے اور ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو مرد کے مساوی درجہ نہیں دیا۔ حالانکہ کسی قوم کی عورتوں کو عقلاً اور اخلاقاً اس امر کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ان کی لڑکیاں شادی سے پہلے ہی بچے جننے لگیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آزادی کے سراسر غلط تصور نے ان قوموں کے افراد کو مادر پدر آزاد بنا چھوڑا ہے۔ آزادی کے اس غلط تصور کی وجہ سے ہی امریکہ میں ہر سال لاکھوں بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جنہیں ان کی مائیں شادی سے پہلے ہی جنم دے دیتی ہیں۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ اسلام اس کی اجازت نہ دے کر عورتوں پر سختی کرتا ہے۔ تو اس کا یہ اعتراض عقلاً، مذہباً اور اخلاقاً سراسر ناواجب ہے اسلام عورتوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دے کر مردوں کی طرح انہیں بھی زمین سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں میں لے جانا چاہتا ہے۔ جو چیز عورتوں کی اس ترقی کی راہ میں روک بنے اسلام اسے تسلیم نہیں کرتا۔ نہ اس کی اجازت دیتا ہے۔

مردوں اور عورتوں میں حقیقی مساوات

حضور نے اسلام کی رو سے مردوں اور عورتوں کے حقوق اور ان کے تعین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اسلام نے مردوں اور عورتوں میں حقیقی مساوات قائم کی ہے۔ دونوں میں قدرتی لحاظ سے جسمانی فرق کی وجہ سے پیدا ہونے والے تفاوت کے سوا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے ہیں۔ جسمانی لحاظ سے قدرتی فرق کو واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مثال کے طور پر عورتیں بچے جنتی ہیں۔ مرد بچے نہیں جن سکتے یہ فرق قدرت نے پیدا کر رکھا ہے۔ اسے بدلا نہیں جاسکتا۔ اس فرق کا مردوں اور عورتوں کے حقوق اور ان کی نوعیت پر ایک حد تک اثر انداز ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو خاوند اور بیوی کا اپنا اپنا ایک مقام ہے۔ ہر چند کہ دونوں کا اپنا اپنا مقام اہم ہے تاہم اسے بدلا نہیں جاسکتا۔ گھر کا انتظام چلانا اور بچوں کی پرورش اور تربیت کرنا عورتوں کا کام ہے۔ مرد کی ذمہ داری بیوی اور بچوں پر مشتمل پورے گھر کی تمام جائز ضروریات کو پورا کرنا اور اس کے لئے محنت و مشقت کر کے اخراجات مہیا کرنا ہے۔ بیوی کے فرائض میں سرے سے یہ امر شامل نہیں ہے کہ وہ اپنی کمائی ہوئی یا پہلے سے حاصل شدہ دولت گھر کے اخراجات پورا کرنے پر خرچ کرے۔ اسلام نے اسے اس کے لئے مکلف ہی نہیں کیا۔ اسلام اسے اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی ذاتی دولت میں سے ایک پائی بھی گھر پر خرچ نہ کرے۔ اسلام مرد کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ بیوی کو اس کے اپنے مال میں سے گھر کی ضروریات پوری کرنے پر مجبور کرے اس نے بیوی کو اپنی ذاتی ملکیت کے بارہ میں مکمل طور پر آزاد رکھا ہے۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا دو ایک باتوں میں قدرتی تفاوت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تقسیم کار کے سوا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیئے ہیں۔ اس نے ان میں سرے سے کوئی فرق ہی تسلیم نہیں کیا۔ سارا قرآن دونوں میں بحیثیت انسان ہونے کے مکمل مساوات کے ذکر سے پُر ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل اور دائمی شریعت لے کر دنیا میں مبعوث ہوئے تو کس کی طرف مبعوث ہوئے؟ قرآن مجید خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(سبا: آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوشخبری دیتا اور ہوشیار کرتا ہے۔ لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الناس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ الناس کا لفظ عربی زبان میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے اکٹھا بولا جاتا ہے۔ سو معنی اس آیت کے یہ ہوئے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے ہر مرد اور ہر عورت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر اور نذیر تمام مردوں اور تمام عورتوں کے لئے ہیں۔ جہاں تک آپ کی بعثت اور اس کی غرض و غایت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اعتبار سے مردوں اور عورتوں میں کوئی تفریق نہیں کی۔ اسی لئے قرآن مجید میں جتنے بھی احکام آئے ہیں (ماسوا چند احکام کے جن میں جسمانی تفاوت کی وجہ سے عورتوں کے بعض جداگانہ نوعیت کے حقوق و فرائض کا ذکر ہے) ان میں یکساں طور پر مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور وہ یکساں طور پر دونوں پر عائد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

(النساء: آیت ۲)

(ترجمہ) اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے۔

یہاں بھی الناس کا لفظ استعمال کر کے مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے اور انہیں اپنے اپنے دائرہ میں الگ الگ کام دیا گیا ہے۔ اس حکم کے ذریعہ انہیں دراصل کہا یہ گیا ہے کہ وہ یکساں طور پر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کر کے اس کی نگاہ میں عزت کا مقام حاصل کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام مردوں اور عورتوں دونوں کو عزت و احترام کا مقام دلانا چاہتا ہے اور اس لحاظ سے ان میں کسی تفریق کا روادار نہیں ہے۔

عزّ و شرف میں مساوات کا لاثانی پہلو

اسلام کی رو سے عورتوں اور مردوں کے مابین عزّ و شرف میں مساوات کے ایک خاص پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں الناس کے علاوہ بشر کا لفظ بھی انہی معنوں میں استعمال کیا ہے اور کیا بھی ہے ایک خاص محل پر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ:۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۔

(الکہف: آیت ۱۱۱)

(ترجمہ) تو انہیں کہہ کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔

عربی لغت کی رو سے بشر کے معنوں میں بھی مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔ جب بشر کا لفظ بیک وقت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے بولا جاتا ہے تو مثلکم میں بھی دونوں شامل ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرایا کہ اے مردو! اور اے عورتو! میں تم جیسا ایک بشر ہوں۔ اس طرح آپ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور دنیا کے تمام مردوں اور تمام عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب ایک جیسے بشر ہیں۔ یہ انسان کو (جس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں) زمین سے اٹھا کر ساتویں آسمان تک لے جانے والی بات ہے۔ یہ مساوات بلحاظ نوع کے ہے اور مردوں اور عورتوں کے یکساں شرف پر دلالت کرتی ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استعداد اور قابلیت ہر دوسرے انسان سے کہیں بڑھ کر عطا کی گئی تھی۔ اس لئے استعدادوں کے لحاظ سے نیز نبی ہونے کے لحاظ سے اس بشر اور ہر دوسرے بشر کے مابین بڑا فرق ہے۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر ہونے کے لحاظ سے اپنے وجود کو ہر بشر کے ساتھ بریکٹ کر دیا۔ اور بتا دیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہیں

بلحاظ نوع یکسانیت کا یہ شرف مردوں اور عورتوں دونوں کو حاصل ہے۔ اسلام نے نفس میں شریک ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی تفریق نہیں کی۔ بلحاظ استعداد مرد، مرد اور عورت، عورت میں بھی فرق ہے۔ اور ہر ایک نے اپنے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے ترقی کرنی ہے۔ ان میں سے کوئی اپنی استعداد کے مطابق کتنی ہی ترقی کر جائے اسلام کہتا ہے کہ بشر ہونے کے لحاظ سے بلا تفریق و امتیاز تمام مرد اور تمام عورتیں ایک ہی سطح پر ہیں۔

رحمت سے بہرہ ور ہونے میں مساوات

حضور نے عورتوں اور مردوں میں مساوات کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں مساوات کا ایک اور لحاظ سے بھی ذکر کیا ہے۔ اور وہ ہے رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مساوات۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؁

(الانبیاء: آیت ۱۰۸)

(ترجمہ) اور ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے دائرے میں صرف مرد آئیں گے بلکہ کہا یہ ہے کہ ہم نے آپ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دنیا کی ہر چیز آپ کی رحمت سے حصہ لے رہی ہے۔ آپ تمام انسانوں یعنی مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ آپ کی رحمت مردوں اور عورتوں کو یکساں فیض پہنچا رہی ہے۔ یعنی آپ کی رحمت سے بہرہ یاب ہونے میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں۔

مردوں اور عورتوں سے متعلق قرآنی آیات کا ایک جائزہ

اسلام میں عورت اور مرد کے مساوی درجہ اور مساوی حقوق کو واضح کرتے ہوئے حضور نے مردوں اور عورتوں سے متعلق قرآنی آیات کا ایک جائزہ بھی پیش کیا۔ فرمایا جب میں نے مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق و فرائض کی روشنی میں قرآنی آیات کا جائزہ لیا تو میں نے دیکھا کہ قرآن مجید کی ایسی آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے الناس کہہ کر یعنی مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کر کے احکام دیئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۲۷ ہے۔

اسی طرح انسان اور اُناس کہہ کر جن آیات میں مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا گیا ہے ان کی تعداد علی الترتیب ۶۱ اور ۶۷ ہے۔ اب رہیں وہ آیات جن میں عورتوں کے جسمانی طور پر مختلف حالات کے پیش نظر صرف عورتوں کو مخاطب کر کے صرف انہیں احکام دیئے گئے ہیں یا اُن کے بعض زائد حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔ سو اُن کی تعداد ۴۹ ہے اس کے بالمقابل جن آیات میں صرف مردوں کا ذکر ہے وہ صرف گیارہ ہیں۔ اس جائزہ سے بھی ظاہر ہے کہ جسمانی تفاوت کے سوا قرآن مجید میں جتنے بھی احکام دیئے گئے ہیں۔ وہ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں۔ اور دونوں اُن میں برابر کے شریک ہیں۔ بلحاظ احکام اور اور بلحاظ حقوق و فرائض خدا تعالیٰ نے دونوں میں کوئی تفریق نہیں برتی۔

اس ضمن میں حضور نے سورۃ النساء کی آیت اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ کا اصل مفہوم بھی واضح کیا۔ چنانچہ فرمایا، جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے اس میں مردوں کی اس ذمہ داری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو گھر کی جملہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ان پر ڈالی گئی ہے۔ اس آیت میں یہ بتانا مقصود نہیں ہے کہ عورتیں مردوں سے کمتر درجہ رکھتی ہیں۔ بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ مرد گھر کے جملہ اخراجات کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اور وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیک اعمال کی جزاء میں مساوات:-

حضور نے نیک اعمال کی جزاء کے لحاظ سے بھی مردوں اور عورتوں میں مساوات پر روشنی ڈالی۔ اور واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہ خدا تعالیٰ نے اعمال صالحہ کی جزاء بھی دونوں کے لئے ایک جیسی رکھی ہے۔ اس نے یہ کہیں نہیں کہا کہ مرد نیک اعمال بجا لائیں گے تو انہیں زیادہ جزاء ملے گی۔ اور عورتیں جو نیک اعمال بجا لائیں گی انہیں اُن کی مردوں کے مقابلہ میں کم جزاء ملے گی۔ اس نے دونوں کے لئے ایک جیسی جزاء رکھ کر اس میں کسی قسم کا فرق روا نہیں رکھا۔ بلکہ اُن کی ایک مجبوری کی وجہ سے ان کے تھوڑے اعمال کی جزاء زیادہ رکھی ہے۔ اور کہا ہے کہ انہیں مردوں کے زیادہ اعمال کے برابر جزاء ملے گی۔ مثلاً عورتوں کو بعض ایام میں نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن ثواب مرد کے برابر رکھا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ چونکہ مردوں نے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اس لئے انہیں زیادہ ثواب ملے گا۔

مغربی ممالک کے احمدیوں کا فرض

آخر میں حضور نے مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو اُن کے ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا، یہ باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم جو یہاں رہتے ہو تو یہاں کے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔ اگر تم تبلیغ کرو گے اور اسلام پر یہ لوگ کوئی اعتراض کریں گے تو خدا تعالیٰ خود تمہیں اس کا جواب سکھائے گا۔ تم کسی اعتراض کا خوف دل میں لائے بغیر نڈر ہو کر ان لوگوں کو تبلیغ کرو۔ اور یاد رکھو کہ احمدیت اُس اسلام کا نام ہے جسے درمیانی زمانہ کی بدعات سے پاک کر کے پھر اس کی اصل شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اس پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی غلط فہمی یا ناسمجھی کی وجہ سے اعتراض کرتا ہے تو وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ خدا تمہیں خود ایسا جواب سکھائے گا جس سے اعتراض کرنے والے کی تسلی ہو جائے گی۔

حضور نے انہیں ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی۔ فرمایا، اس ضمن میں دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر احمدی یہاں دلیری کے ساتھ اسلامی زندگی گزارے تا کہ وہ اسلامی تعلیم کے حسن کا اپنی زندگیوں میں نمونہ پیش کر کے دوسروں کو اس کا گرویدہ بنا سکے۔ اور آخر میں فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ وہ ہمیں دوسروں کے لئے اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے اور اُن کی ہلاکت کا سبب ہمیں نہ بنائے۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد جو چالیس منٹ تک جاری رہا۔ حضورؑ نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب اس جمعہ میں بھی فرینکفورٹ کے دور دراز علاقوں اور اس کی نواحی بستیوں سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مسجد کا مسقف حصہ مردوں سے اور ملحقہ ہال مستورات سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ اس روز بھی موسم خراب تھا۔ اور وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی تھی۔ اور نماز کے وقت بھی گہرا ابر چھایا ہوا تھا۔ اس کے باوجود بہت سے احباب کو مسجد کے پہلو میں کھلے آسمان کے نیچے نماز ادا کرنا پڑی۔

ایک اور استقبالیہ تقریب کا انعقاد

اسی روز (۱۱ر جولائی ۱۹۸۰ء) کی شام کو ایک اور استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ استقبالیہ تقریب میں جو احمدیہ مشن کی جانب سے مسجد نور فرینکفورٹ میں منعقد ہوئی۔ اُن جرمن باشندوں اور جرمنی میں مقیم ان غیر ملکی اصحاب نے شرکت کی جو احمدیہ مشن فرینکفورٹ اور مقامی احمدی احباب کے زیر تبلیغ ہیں۔

اس روز بھی حسب معمول موسم خراب تھا۔ اور صبح سے مسلسل بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے خیال تھا کہ شاید مدعوین زیادہ تعداد میں نہ آسکیں۔ پھر بھی اس تقریب میں شرکت کرنے والے جرمن اور غیر ملکی باشندوں کی تعداد ۳۵ تک پہنچ گئی۔ ان میں جرمن دوستوں کے علاوہ ترکی، اٹلی اور حبشہ کے احباب شامل تھے۔ جب سوا سات بجے شام تک سب مہمان اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے۔ تو سات بجکر بیس منٹ پر حضور مسجد میں تشریف لائے۔ جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر ہمارے جرمن نو مسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے جو ترجمان کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ جملہ مہمانانِ کرام کا حضور سے تعارف کرایا۔

تعارف کے بعد حضور نے مہمانانِ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے آپ سب صاحبان سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میرے یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ میں آپ سے مل کر آپ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کروں اور اسلام کا پیغام آپ تک پہنچاؤں۔ بہتر یہ ہے کہ ہم کسی رسمی کارروائی کے بغیر بے تکلفانہ ماحول میں باہم تبادلۂ خیالات کریں۔ اور اس طرح دنیا کو درپیش مسائل اور ان کے حل کے بارہ میں ایک دوسرے کے نقطۂ نظر سے مستفیض ہوں۔ اس پر مہمانوں نے اس امر کو ترجیح دی کہ وہ باری باری سوال کریں گے۔ اور حضور اُن کے سوالوں کے جواب مرحمت فرما کر انہیں اپنے تبحر علمی سے مستفیض ہونے کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ چنانچہ سوال و جواب کا ایک دلچسپ سلسلہ چل نکلا جو قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس کے دوران حاضرین نے حضور کے ارشادات کو بہت توجہ اور دلجمعی سے سنا۔

سوال و جواب کے اس دلچسپ سلسلہ کے دوران نہ صرف دنیا کے موجودہ حالات اور اُن کی وجہ سے پیش آمدہ مسائل بلکہ مسلم اقوام کا زوال اور اس زمانہ میں ان کا اسلامی تعلیمات سے متضاد طرز عمل بھی زیر غور آیا۔ حضور نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کو تفصیل سے بیان کر کے واضح فرمایا کہ اسلام ایک عظیم مذہب ہے۔ نوع انسان کا مستقبل

اس کی پیش کردہ تعلیم پر کما حقہ عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی وہ واحد راہِ نجات ہے جس پر چل کر وہ اپنے آپ کو اس ہولناک تباہی سے بچا سکتی ہے جو اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔

بعض مسلم اقوام اور مسلمانوں کے موجودہ طرزِ عمل کی وجہ سے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا، بعض مسلمانوں کا طرزِ عمل اگر اسلامی تعلیم کے مطابق نظر نہیں آتا تو اس سے اسلام پر کیسے حرف آ سکتا ہے؟ بعض مسلمانوں کا جداگانہ طرزِ عمل اپنی جگہ ہے اور اسلام کی لازوال اور بے مثال تعلیم اپنی جگہ ہے۔ کسی مذہب کی صداقت اور انسانی زندگی میں اس کی افادیت کو پرکھنے کے لئے اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ اس میں فی ذاتہ پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہے یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر عقلمندی اور دور اندیشی اسی میں ہے کہ اسے دل سے قبول کر کے اس پر عمل کیا جائے۔

اس سوال کے جواب میں کہ دنیا آج کل جن مشکلات سے دوچار ہے ان کی اصلاح کا طریق کیا ہے؟ حضور نے فرمایا ایسا ہم سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اصلاح دلوں کو بدلنے سے ہوگی۔ اسی لئے ہم دلوں کو بدلنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی بجائے باہم محبت کرنا سیکھیں۔ حضور نے فرمایا جب تک ہم مغربی اقوام کو یہ یقین نہیں دلائیں گے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اس سے جو ان کے پاس ہے بہتر ہے۔ وہ اسلام کو قبول نہیں کریں گے۔ اور اگر ہم ان کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہوگئے تو پھر انہیں اسلام کی آغوش میں آنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ فرمایا میرے اور مغربی اقوام کے درمیان اس وقت ایک رسّہ کشی جاری ہے۔ میں انہیں یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ صدق سے اسلام کی طرف آئیں۔ اسی میں ان کے لئے خیر ہے۔ اس کے بغیر خیر کا تصور ہی محال ہے۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا، میں اس رسّہ کشی میں ہار جیت کی غیر یقینی کیفیت کا شکار نہیں ہوں۔ بلکہ خدائی وعدوں کی بناء پر اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ احمدیت روئے زمین کے تمام انسانوں کے دل جیت لے گی۔ جس کے نتیجہ میں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے دینِ واحد پر آ جمع ہونگے

اور وہ وقت کہ جب ایسا ہوگا دور نہیں ہے آئندہ پچیس تیس سال میں اس کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور یہ انقلاب آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔ اور پھر یہ عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوگا۔ کیونکہ قرآن نوعِ انسانی کے دلوں پر قیامت تک حکومت کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اس گفتگو کے دوران حضور نے ایک انتباہ بھی فرمایا۔ اور وہ یہ کہ اس کائنات کی بنیادی حقیقت توحید باری تعالیٰ ہے۔ جس سے کامل اور مکمل طور پر اسلام نے دنیا کو روشناس کرایا ہے۔ اگر دنیا اس بنیادی حقیقت کی طرف نہ آئے گی تو انسانیت مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ اور اگر وہ اس تباہی سے بچی تو محض خدا کے فضل سے بچے گی۔ اور اسے بالآخر اس بنیادی حقیقت کی طرف آنا اور اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔

سوال و جواب کے اس طویل لیکن نہایت پُر حکمت سلسلہ کے اختتام پر یہ حاضرین کی جانب سے توضیح کی گئی۔ حضور نے اس کے دوران میں ان سے مختلف امور پر باتیں کیں۔ اور جب ایک ترک مسلمان بنام اورہان یالمز (ORHAN YALMIZ) نے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں تو حضور نے ازراہِ شفقت انہیں معانقہ اور مصافحہ کا شرف بخشا اور ان سے ان کے دوسرے ہم وطن احمدیوں کے بارہ میں باتیں کیں۔

یہ پُر معارف اور بصیرت افروز تقریب ساڑھے نو بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔ دس بجے شب حضور نے دوبارہ مسجد میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس تقریب پر جرمنی میں حضور کے قیام کا پہلا مرحلہ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ کیونکہ اگلے روز ۱۲ رجولائی کو حضور نے چند یوم کے لئے مع اہلِ قافلہ سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک روانہ ہونا تھا۔

(بحوالہ الفضل ۷ راکتوبر ۱۹۸۰ء)

حیدرآباد میں ایک سعید الفطرت نوجوان کا قبولِ اسلام

سکندرآباد میں ایک سعید الفطرت غیر مسلم نوجوان عرصہ سے مکرم محمد حنیف صاحب احمدی سکندرآباد کے زیرِ تبلیغ تھے۔ موصوف سلسلہ کے لٹریچر کے بالاستیعاب مطالعہ کے ساتھ ساتھ جماعتی اجلاسات میں بھی باقاعدگی کے ساتھ شریک ہو کر تحقیقِ حق کر رہے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ان کی طبیعت پر اسلام کی خوبیوں کا خوشگوار اثر مرتب ہوا۔ اور ان کی طبیعت شناختِ حق کے لئے بارگاہِ رب العزت میں عاجزانہ دعاؤں کی طرف مائل ہوئی۔ چنانچہ ان ہی ایام میں موصوف نے دو مرتبہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کاسرِ صلیب کی حیثیت میں دیکھا۔ اپنے اس خواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کا کرشمہ دیکھ کر ان کے ایمان میں تقویت پیدا ہوئی۔ چنانچہ مورخہ ۲۶ راکتوبر کو موصوف نے محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ آپ کا اسلامی نام "حنیف احمد" رکھا گیا ہے۔ قبولِ حق کے بعد خود آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خواب میں ملاقات کا اثر میرے کاروبار میں غیر معمولی برکت کی صورت میں بھی ظاہر ہوا ہے۔ بیعت کی سعادت حاصل ہونے پر مختلف مدات میں مبلغ ۴۵-۱۰۹۹ روپے بطور چندہ ادا کرتے ہوئے موصوف تمام بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں اپنی استقامت اور اپنی اہلیہ، والدہ اور برادران کو بھی قبولِ حق کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری خود مکرم محمد حنیف صاحب نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور موصوف کو جلد از جلد اسلامی تعلیمات کے نور سے منور ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار:- حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم فاروق احمد صاحب فانی مقیم تروپتی (آندھرا) اپنی بیماری سے شفایابی اور ایک حادثہ سے محفوظ رہنے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے مد اعانتِ بدر میں بھجواتے ہوئے آئندہ ہر طرح کے ابتلاء سے مامون رہنے اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

(۲) جماعت احمدیہ ٹرانور (کیرالہ) سے مکرم سی مبارک احمد صاحب گھٹنے کی تکلیف سے نجات پانے۔ محترمہ یو۔ طاہرہ صاحبہ آپریشن کے بعد لاحق گھبراہٹ و بے چینی سے چھٹکارا پانے۔ مکرم وی۔ پی۔ عبدالجبار صاحب اہل و عیال کی صحت و سلامتی۔ مکرم سی۔ ایچ عبدالرحمٰن صاحب اہلیہ کی صحت یابی۔ محترمہ ایس۔ وی فاطمہ صاحبہ بچوں کی صحت و سلامتی۔ مکرم ٹی۔ کے سلیمان صاحب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد - قادیان)

(۳) عزیز بشارت علی صاحب حیدرآباد کے ہاتھ کا پرانا زخم اب مندمل ہو چکا ہے۔ تاہم گھبراہٹ اور بے چینی بدستور لاحق ہے۔ عزیز کی اہلیہ عزیزہ دردانہ بیگم بھی گردہ میں پتھری نکل آنے کی وجہ سے دو ماہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے نیز ان کی بچی عزیزہ زکیہ سلطانہ سلمہا جس نے ۶½ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا ہے کی صحت سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے اور خود میرے داماد عزیز سلیم کے مقاصد میں کامیابی کے لئے قارئینِ بدر سے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: بشیرہ بیگم اہلیہ محمد سلیمان صاحب درویش قادیان۔

(۴) خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم شفیع احمد صاحب کی اہلیہ بغرضِ علاج امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید۔

(۵) خاکسار کی چھوٹی بھانجی سکندرآباد میں کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ عزیزہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: سید مبشر احمد عاقل ابن مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب عاقل درویش مرحوم

(۶) مکرم محمد صادق علی صاحب آف سورو (اڑیسہ) بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: بشیر احمد طاہر سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان۔

ولادت

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مکرم برادرم عبدالمجید صاحب ٹاک ایڈووکیٹ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی۔ نومولودہ محترم غلام محمد صاحب ٹاک کی پوتی اور محترم میر احمد دین صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک نے دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سری نگر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا عزم سوئٹزرلینڈ اور زیورک میں ورودِ مسعود

سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر اور مسجد محمود زیورک میں احبابِ جماعت کی طرف سے پُرتپاک استقبال

زیورک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات کی ایمان افروز جھلکیاں!

۱۲ر جولائی ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ

اپنے تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (مغربی جرمنی کے شہر فرینکفورٹ میں اپنے چودہ روزہ قیام کا پہلا مرحلہ ۱۱ر جولائی ۱۹۸۰ء کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ مکمل ہونے کے بعد) اگلے روز ۱۲ر جولائی کی صبح کو فرینکفورٹ سے سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک روانہ ہوئے۔

زیورک کے لئے روانگی

حضور زیورک روانہ ہونے کی غرض سے ٹھیک دس بجے اپنی قیام گاہ (احمدیہ مشن فرینکفورٹ) سے باہر تشریف لائے۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دُعا سے فارغ ہونے پر حضور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کار میں سوار ہو کر قافلہ کی دُوسری کاروں کے ہمراہ جانب زیورک روانہ ہوئے۔

فرینکفورٹ سے زیورک تک کا فاصلہ ۴۰۰ کلومیٹر ہے۔ مقامی احباب میں سے مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ محترمہ اور بچی عزیزہ ندرت سلمہا نیز مکرم شریف خالد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور قریشی صاحب اور مکرم ظہیر احمد چوہدری صاحب بھی مشایعت کی غرض سے علیحدہ کاروں میں ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ مکرم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب اور ان کے اہل و عیال نیز مکرم ظہیر احمد صاحب چوہدری نے تو جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی مشترکہ سرحد پر حضور کو رخصت کرنے کے بعد واپس آجانا تھا۔ البتہ مکرم شریف خالد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب قریشی نے حضور کے ہمراہ زیورک جانا اور سوئٹزرلینڈ کے دورہ کی تکمیل کے بعد ہی حضور کے ہمراہ واپس آنا تھا۔ اس دَورہ میں حضور کی موٹر کار ڈرائیو کرنے کا شرف مکرم شریف خالد صاحب کے حصّہ میں آیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے قافلہ کے لئے اپنی کار پیش کی تھی۔ اور اس پُورے دَورہ میں خود ہی انہوں نے اسے ڈرائیو کیا۔

سوئٹزرلینڈ کے سرحدی شہر بازل تک کا سفر

فرینکفورٹ سے بازل تک ۳۱۵ کلومیٹر کا سفر جرمنی کی بڑی شاہراہ جسے جرمن زبان میں "آٹوبان" کہتے ہیں کے ذریعہ طے ہوا۔ "آٹوبان" وہ شاہراہ کہلاتی ہے جو بڑے بڑے شہروں کو ملاتی ہے اور جس پر کوئی چورستہ یا چوراہا نہیں آتا جس کی وجہ سے اس پر تیز رفتاری سے موٹریں چلا کر لمبی مسافت کو نسبتاً کم وقت میں طے کیا جا سکتا ہے۔ جس آٹوبان پر یہ سفر طے ہُوا وہ جرمنی کی مصروف ترین شاہراہوں میں سے ایک ہے۔ اور اس پر تیز رفتار ٹریفک ہر وقت جاری رہتی ہے۔ اور انتہائی تیز رفتار لاتعداد موٹریں بیک وقت زناٹے بھرتی ہوئی آجا رہی ہوتی ہیں۔ مسافروں کی سہولت کے لئے ریڈیو سٹیشن کا ایک خاص چینل وقفہ وقفہ سے "آٹوبان" پر ٹریفک کی کیفیت اور اس کے مختلف حصوں میں موسم کا حال نشر کرتا رہتا ہے تاکہ سفر کرنے والوں کو موٹر میں بیٹھے بیٹھے ہی آٹوبان پر آگے آنے والی کسی غیر متوقع رُکاوٹ یا کسی مقام پر بوجوہ ٹریفک جام ہونے کی پیشگی اطلاع ملتی رہے اور وہ صورتِ حال کے مطابق مناسب رفتار پر اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔

جس روز حضور فرینکفورٹ سے زیورک کے لئے روانہ ہوئے اس سے ایک یا دو روز قبل ہی موسم گرما کی تعطیلات شروع ہوئی تھیں۔ اور اکثر لوگ سیاحت کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ اِس لئے اُس روز "آٹوبان" پر ٹریفک معمول سے زیادہ تھی اور بعض جگہوں پر سڑک بھی زیرِ تعمیر تھی۔ جس کی وجہ سے بعض مقامات پر ٹریفک میں جمود کی کیفیت کا رُونما ہونا ناگزیر تھا۔ سفر کے دوران ریڈیو پر مسلسل اطلاع مل رہی تھی کہ کہاں کس وجہ سے ٹریفک جام ہے۔ اور کہاں رکاوٹ دُور ہونے پر ٹریفک دوبارہ حسبِ معمول چالو ہو چکی ہے۔ ہر آن ملنے والی ان اطلاعات کے مطابق سفر کہیں تیز رفتاری اور کہیں سُست رفتاری سے جاری رہا۔ اور فرینکفورٹ سے بازل تک کا سفر جو راستہ میں ریسٹورنٹ میں قیام کا وقت شامل کر کے ساڑھے پانچ گھنٹے میں طے ہونا چاہیئے تھا ۶½ گھنٹے میں طے ہُوا۔ اور حضور جرمنی کے وقت کے مطابق ۴½ بجے سہ پہر سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر پہنچے۔

سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر استقبال

جب سرحد بہت قریب آگئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سڑک کے پہلو میں پارکنگ کی ایک جگہ پر موٹریں رُکوا کر محترم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب اور ان کے اہل و عیال نیز مکرم ظہیر احمد صاحب چوہدری کو جو مشایعت کی غرض سے فرینکفورٹ سے ایک علیحدہ موٹر کار میں حضور کے ہمراہ سفر کر رہے تھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ وہ حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور اس کے چند منٹ بعد حضور نے مع اہل قافلہ سرحد عبور کر کے سوئٹزرلینڈ کی سرزمین میں قدم رنجہ فرمایا۔ سرحد پار سوئٹزرلینڈ کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے ایک درجن کے قریب احباب حضور کے استقبال کے لئے وہاں پہلے سے موجود تھے۔ اور حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ زیورک سے آنے والے احباب میں مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم نسیم مہدی صاحب۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب۔ معمر سوئس نومسلم احمدی مکرم احمد ورتھ رِش صاحب (MR. AHMAD F. WIRTH RICH) اور مکرم زکریا میر صاحب شامل تھے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ جنیوا کی نمائندگی مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ اور مکرم خلیل مرزا صاحب کے فرزندان عزیزان شکیل مرزا اور جلیل مرزا نے کی۔ ان دونوں ونگ کمانڈر (ر) ایم لطیف صاحب اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی پاکستان سے زیورک آئے ہوئے تھے۔ یہ دونوں اصحاب بھی زیورک سے بازل کے قریب سرحد پر آئے ہوئے تھے۔ ان سب احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے سب کو باری باری مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور کچھ دیر ان سے باتیں کیں۔ بعد ازاں حضور مع اہل قافلہ ان سب مقامی احباب کی مشایعت میں موٹر کاروں کے ذریعہ جرمنی کے وقت کے مطابق پانچ بجے شام بازل سے زیورک کے لئے روانہ ہوئے اور ۸۵ کلومیٹر کا فاصلہ قریباً دو گھنٹہ میں طے کر کے ۷ بجے شام مسجد محمود زیورک پہنچے (اس وقت سوئٹزرلینڈ کے وقت کے مطابق شام کے چھ بجے تھے)۔ جونہی حضور کی کار مسجد کے سامنے آکر رُکی مکرم خلیل مرزا صاحب آف جنیوا اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے جوان سال فرزند عزیز یحیٰ سلمہٗ اور بعض دُوسرے مقامی دوستوں نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ دو چھوٹی بچیوں عزیزہ انیلہ مرزا اور عزیزہ شمائلہ پراچہ نے حضور کی خدمت میں گلدستے پیش کئے۔ حضور نے اُن کے سروں پر دستِ شفقت پھیرا۔ اور انہیں پیار کیا۔ اور پھر مسجد سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس کے رہائشی حصّہ کے اندر تشریف لے گئے۔ دس بجے شب حضور نے مسجد محمود میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

۱۳ر جولائی ۱۹۸۰ء بروز اتوار

زیورک میں اپنے قیام کے دُوسرے روز حضور نے صبح دس بجے دفتر میں تشریف لا کر بعض دفتری اُمور سرانجام دینے کے علاوہ احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ اور اس سلسلہ میں مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم نسیم مہدی صاحب کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس روز حضور نے بعض احباب کو شرفِ ملاقات بھی بخشا۔ اُن میں غانا (مغربی افریقہ) کے جناب احمد کوئینو (MR. AHMAD QUAINOO) اور اُن کے بچے بھی شامل تھے۔ آپ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے ۲۷۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اُسی روز صبح جنیوا سے زیورک پہنچے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں اور جنیوا میں غانا کے سفارت خانہ میں سیکنڈ سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہیں۔ تین بجے سہ پہر حضور نے مسجد محمود زیورک میں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

چار بجے شام احمدیہ مشن ہاؤس زیورک کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب مشن ہاؤس کے ایک وسیع و عریض کمرہ میں منعقد ہوئی اس میں سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب کے علاوہ پاکستان سفارت مصر تونس ترکی یوگوسلاویہ اور سوئٹزرلینڈ کے ان دوستوں نے بھی شرکت فرمائی جو احمدیہ مشن زیورک سے رابطہ رکھتے ہیں اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کے مداح ہیں۔ یہ ایک غیر رسمی نہایت بے تکلف مجلس تھی اگرچہ حضور نے حسب پروگرام کوئی تقریر یا ارشاد نہیں فرمائی۔ تاہم مہمانانِ کرام سے خوب کھل مل کر باتیں کیں اور انہیں ان کے مناسب حال بیش قیمت ارشادات سے نوازا۔ مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے مہمانانِ کرام کی خواہش تھی کہ وہ انفرادی طور پر اپنے بعض اشکال حضور کی خدمت میں پیش کر کے حضور سے راہنمائی حاصل کریں چنانچہ ان کی اس خواہش کے احترام میں حضور ایک صوفے پر تشریف فرما ہوئے مہمانوں میں سے ایک ایک دوست باری باری آکر حضور کے ساتھ اُسی صوفے پر بیٹھتے اور بعض مسائل پیش کر کے حضور کی زبانِ مبارک سے ان کا حل سنتے اور [illegible] پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہوتے بعض دوست اپنی بیماری یا کسی مشکل کا ذکر کر کے دعا کی درخواست بھی کرتے۔ ہر دوست حضور کے ارشادات سے فیضیاب ہونے کے بعد کھڑے ہو کر بڑے احترام اور عقیدت سے مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کرتے اور پھر واپس چلے جاتے مثال کے طور پر ایک ترکی دوست جناب اسمٰعیل کامل اوغلو جب اپنی باری میں آکر حضور کے ساتھ صوفے پر بیٹھے تو انہوں نے اپنا تعارف کرانے کے بعد کمر میں تکلیف اور علاج کا تفصیل سے ذکر کر کے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی حضور نے زیر لب دعا کرنے اور ان کی کمر پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ وہ روزانہ دو ہزار انٹرنیشنل یونٹ پر مشتمل وٹامن "ای" استعمال کریں نیز روزانہ باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد یہ دعا بکثرت کیا کریں کہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ساتھ ہی حضور نے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو جو اس وقت ترجمان کے فرائض سرانجام دے رہے تھے ہدایت فرمائی کہ وہ دعا کا نام اور دعا کے الفاظ تحریر کر دیں اور پھر اوغلو صاحب کو اس کے معنے سمجھا دیں تاکہ یہ اس دعا کو بآسانی یاد کر سکیں اور چلتے پھرتے اور کام کرتے ہوئے بکثرت یہ دعا کر سکیں حضور کی اس شفقت خاص پر جناب اسمٰعیل کامل اوغلو نے رخصت ہونے سے قبل اس حال میں بہت ہی ادب کے ساتھ حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا کہ وہ سراپا سپاس بنے ہوئے تھے

اسی طرح ایک خوش شکل اور خوش لباس مصری نوجوان فاروق حیات علی صاحب نے حضور سے قرآن مجید کی قدیم تفاسیر کے بارہ میں دریافت کیا کہ ان میں سے کونسی تفسیر بہتر ہے۔ اور حضور خود ان میں سے کس تفسیر کو ترجیح دیتے ہیں حضور نے فرمایا ہر تفسیر میں اپنی جگہ کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہے لیکن کسی تفسیر کو بھی حتمی اور آخری تفسیر قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ قرآن مجید تو علوم و معارف کا ایک بحر ناپیدا کنار ہے جتنا بھی کوئی انسان مطہر بن کر اس میں غوطہ زن ہوگا اس کے مطابق اس میں سے نئے معارف نکلتے چلے آئیں گے۔ گو قدیم تفاسیر میں نے بھی پڑھی ہیں لیکن میں ان میں سے کسی ایک پر بھی حصر نہیں کرتا قرآن تو وہ عظیم کتاب ہے جو ہر زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے اسی لئے خدا تعالیٰ

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

کے مطابق اپنے خاص بندوں پر نئے نئے معارف کھولتا چلا آرہا ہے انسان کو چاہیئے کہ وہ مطہر بننے کی کوشش کرے تا اس پر حسب استعداد قرآن کے نئے معارف کھلیں اور وہ ان سے راہنمائی حاصل کرے۔

حضور کے اس ارشاد پر وہ بہت خوش ہوئے انہوں نے سورۃ الکوثر کی بعض قدیم تفاسیر کی روشنی میں پیدا ہونے والی بعض اشکال کا ذکر کیا اس پر حضور نے انہیں حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رقم فرمودہ تفسیر سے استفادہ کرنے کی ہدایت فرمائی حضور نے فرمایا چونکہ یہ تفسیر اردو میں ہے اور اردو آپ (فاروق حیات علی صاحب) نہیں جانتے اس لئے آپ مبلغ سوئٹزرلینڈ نسیم مہدی صاحب سے رابطہ پیدا کریں اور ان کے ساتھ کم از کم تین گھنٹے کی نشست کریں وہ آپ کو عربی زبان میں اس تفسیر کا خلاصہ بتا دیں گے جس سے آپ کے سب اشکال دور ہو جائیں گے حضور نے مکرم نسیم مہدی صاحب کو مخاطب کر کے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ فاروق حیات علی صاحب سے مل کر اُن کی سہولت کے مطابق کوئی دن اور وقت مقرر کریں اور انہیں متعلقہ تفسیر کے ماحصل سے آگاہ کرنے کا اہتمام کریں اس پر فاروق علی صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ سورۃ العصر کی تفسیر بھی انہیں بتائی جائے حضور نے فرمایا اس کے لئے آپ کو مزید تین گھنٹے کی فرصت نکال کر نسیم مہدی صاحب سے ملنا پڑے گا اس کرم فرمائی پر انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور بڑی عقیدت سے مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کر کے وہ رخصت ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ گفتگو کا یہ سلسلہ مسلسل ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا جب سب مہمان باری باری حضور کے ارشادات سے مستفیض ہو چکے تو حضور ساڑھے پانچ بجے شام اپنی قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے

مجلس عرفان

سات بجے شام حضور اپنی قیامگاہ سے دوبارہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور احباب جماعت کے درمیان رونق افروز ہو کر انہیں ساڑھے آٹھ بجے تک علوم و معارف اور بیش بہا نصائح سے سرفراز فرماتے رہے حضور نے اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح نازل ہونے والے فضلوں کا ذکر فرما کر احباب کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

نو بجے شب (جبکہ جرمنی اور دیگر یورپین ممالک میں رات کے دس بجے تھے) حضور نے مسجد محمود میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں جن میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

۱۴ جولائی ۱۹۸۰ء بروز پیر

۱۴ جولائی کو حسب پروگرام حضور مع اہل قافلہ (وبعض مقامی احباب) احمدیہ مشن زیورک سے سوا گیارہ بجے قبل دوپہر موٹر کاروں کے ذریعہ آسٹریا کے جنوبی علاقوں کے ایک حصہ کا سلسلۂ کوہ دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوئے قافلہ کی کاریں اس بڑی جھیل کے ساتھ ساتھ جو زیورک سے مشرق کی جانب شمرکون (SCHMERKON) نامی مقام تک بہت طویل علاقہ میں پھیلی ہوئی ہے لاخن (LACKEN) کے مقام تک گئیں یہاں سے سڑک جھیل سے کسی قدر جانب جنوب ہٹ کر مشرق کی طرف مڑتی ہوئی ویلن سی (WALENSEE) نامی ایک نسبتاً چھوٹی لیکن ایک [illegible] خوبصورت جھیل کے کنارے آنکلی [illegible] ویلن شٹڈ (WALENSTAD) [illegible] مقام تک جھیل کے کنارے کنارے چلتی [illegible] یہ جھیل بھی لمبائی میں مغرب سے مشرق کی طرف پھیلی ہوئی ہے۔

مرگ نامی پہاڑی مقام کا حسین منظر

یہاں راستہ میں حضور مرگ (MURG) کے مقام پر کچھ وقت کے لئے رکے اس جگہ شمالی جانب جھیل کے اس پار ایک بلند و بالا پہاڑی سلسلہ جھیل پر سایہ فگن ہے۔ جس وقت حضور وہاں پہنچے مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے جھیل کے اس پار شمالی سلسلہ کوہ کی چوٹیوں پر ہلکے سرمئی رنگ کے بادل فضا میں تیر رہے تھے۔ جس نے اس منظر کے پورے ماحول کو سحر آلود بنا رکھا تھا ادھر شمالی جانب کے سرسبز و شاداب سلسلہ کوہ کا عکس نیچے جھیل کی چمکیلی سطح کو سبز مخملی فرش میں تبدیل کر کے ایک [illegible] سماں باندھنے کا موجب بنا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر اس دلکش منظر سے لطف اندوز ہونے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد حضور مع اہل قافلہ جھیل کے ساتھ ساتھ سرگنز (SARGANS) نامی قصبہ کی طرف روانہ ہوئے

سر بفلک پہاڑوں کی سرزمین

حضور کی معیت میں جملہ اہل قافلہ سرگنز سے جانب شمال سفر کرتے ہوئے شان والد (SHANWALD) کے مقام پر حد عبور کر کے سر بفلک پہاڑوں کی سرزمین آسٹریا کی حدود میں داخل ہوئے اور وہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر آسٹریا کے سرحدی قصبے "فیلڈ کرخ" میں کچھ وقت کے لئے رکے سنٹرل ہوٹل لووین (LOWEN) میں دوپہر کا کھانا کھایا آسٹریا کی سرحد میں داخل ہوتے ہی سڑک کے دونوں طرف بہت بلند و بالا سرسبز و شاداب پہاڑوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا یہاں پہنچتے پہنچتے موسم خوب کھل چکا تھا اور دھوپ کی وجہ سے پہاڑوں کا رنگ دوچند اچھی طرح نکھر چکا تھا۔ سڑک وادیوں کے بیچ میں سے بل کھاتی اور ایک موڑ کے بعد دوسرا موڑ کاٹتی ہوئی گزرنے لگی اور ہر موڑ پر آسمان سے باتیں کرتی ہوئی پہاڑوں کی ایک دوسرے کی اوٹ سے جھانکتی ہوئی اونچی نیچی چوٹیاں نت نئے مناظر پیش کرنے لگیں۔

فیلڈ کسرخ کے قصبہ کے بعد قافلہ کی کاریں مشرق کی جانب مڑنے والی ایک سڑک پر چلتی اور پہاڑوں کے دلکش مناظر آنکھوں کے سامنے لاتی ہوئی نہایت دشوار گزار پہاڑوں کے اس طویل سلسلہ کے دامن میں آ پہنچیں جو کوہ ارلبرگ (ARLBERG) کے نام سے موسوم ہے اور اس علاقہ کا بلند ترین سلسلہ کوہ شمار ہوتا ہے۔

طویل ترین پہاڑی سرنگ

اس دشوار گزار سلسلہ کوہ کے نہایت پیچ اور خطرناک راستوں سے بچنے کے لئے کلوسٹرلے (KLOSTERLE) نامی سے سینٹ انٹن (ST. ANTON) نامی قصبہ تک اس سلسلہ کوہ کو اندر ہی اندر کھود کر ایک چودہ کلومیٹر لمبی نہایت کشادہ سرنگ نکالی گئی ہے جو دنیا کی طویل ترین سرنگ شمار ہوتی ہے اور انجنیئرنگ کے نہایت ترقی یافتہ فن کے ایک شاہکار کی حیثیت سے دنیا بھر میں مشہور ہے اس سرنگ میں ہر وقت دو طرفہ ٹریفک جاری رہتی ہے۔ ہر موٹر گاڑی یا ٹرک وغیرہ کو اس میں سے گزرنے کے لئے ۱۸ مارک (قریباً ۸۰ روپے) ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

اس طویل ترین سرنگ میں سے گزرنے کے بعد ارلبرگ کے سلسلہ کوہ کے اس پار پہاڑی درہ میں سے ہو کر جو اپنی جگہ بہت حسین مناظر سے مالا مال ہے قافلہ کی کاریں سٹرنجن (STRENGEN) نامی قصبہ تک آئیں پروگرام کے مطابق یہاں سے انسبروک (INSBRUSK) نامی مقام تک جانا تھا۔ جو اس مقام سے ۳۵ کلومیٹر آگے تھا۔ لیکن حضور نے سٹرنجن سے ہی زیورک واپس جانے کا فیصلہ فرمایا۔

سلسلہ کوہ کے نہایت حسین مناظر

کاریں اسی راستہ سے زیورک واپس آئیں البتہ سینٹ انٹن سے کلوسٹرلے تک ۱۴ کلومیٹر لمبی سرنگ میں سے گزرنے کی بجائے آرلبرگ کے سلسلہ کوہ کے اوپر بل کھاتے ہوئے پیچ دار راستے سے جانے کا فیصلہ کیا گیا انواع و اقسام کے پہاڑوں سرسبز و شاداب وادیوں اور موسم گرما میں بھی برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیوں کو دیکھ کر وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ کی عملی تفسیر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔

اور پہاڑوں کے اوپر ان کی ظاہری دولت کو دیکھ کر اور ان کے نیچے مخفی دولت کو تصور میں لا کر دل گواہی دے اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا کی رو سے زمین میں نوع انسان کے لئے جو بے انداز برکت رکھی ہے بلاشبہ پہاڑ اس کا ایک اہم سبب اور ذریعہ ہیں

برفانی چوٹیوں کا قریب سے مشاہدہ

واپسی کے سفر میں سینٹ جیکب پہنچنے پر ساڑھے پانچ بجے حضور نے مع اہل قافلہ ہوٹل ٹیرولر ہوف (HOTEL TIROLER HOF) میں تیسرے پہر کی چائے نوش فرمائی۔ سینٹ کرسٹوف اس پہاڑی علاقہ کا بلند ترین مقام ہے یہاں پہنچ کر ارلبرگ کے سلسلہ کوہ کی برفانی چوٹیوں کا انتہائی قریب سے نظارہ کیا جا سکتا ہے جونہی موٹریں اس مقام پر پہنچیں اور برف پوش چوٹیاں نگاہوں کے سامنے آئیں تو سورج کی شعاعوں کی وجہ سے وسیع و عریض برفانی خطہ کی چمک سے آنکھیں چندھیائے اور خیرہ ہوئے بغیر نہ رہیں۔ اس خطہ میں پہنچنے کے بعد حضور نے "ہاس پز ہوٹل" (HOSPIZ HOTEL) کے قریب موٹریں روکنے کا حکم دیا۔ حضور اور جملہ افراد قافلہ موٹر سے نکل کر قدرتی حسن سے مالا مال اس دلفریب نظارہ کو دیر تک دیکھتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت کے اس تابندہ مظہر کو دیکھ دیکھ کر اس کی تحمید و تمجید کرتے رہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضور جانے اور واپس آنے میں قریباً ۴۳۲ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مغرب کے بعد زیورک واپس پہنچ گئے۔ پہنچنے کے تھوڑی دیر کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۰ء بروز منگل

۱۵ جولائی کو حضور مع اہل قافلہ بعض مقامی احباب کی معیت میں زیورک سے کسی قدر جنوب مغرب کی سمت میں لوزرن سے ہوتے ہوئے انٹرلاکن تک کا علاقہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ اس روز موسم اچھا نہ تھا کیونکہ صبح ہی سے گہرا ابر چھایا ہوا تھا اور وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی حضور مع اہل قافلہ ساڑھے دس بجے صبح موٹر کاروں کے ذریعہ احمدیہ مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے اور ایڈلس ول (ADLISWIL) بار (BARR) چم (CHAM) اور ایبی کون (EBIKON) وغیرہ مقامات سے گزرتے ہوئے لوزرن

(LUZERN) تشریف لائے لوزرن کی وسیع و عریض جھیل اپنے وسعت پذیر نہایت ہی دلکش مناظر کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

یہاں پہنچتے پہنچتے خاصی تیز بارش شروع ہو چکی تھی اس لئے یہاں کسی مقام پر اترے بغیر قافلہ جھیل کے کنارے کنارے بلندی کی طرف سفر کرتا ہوا لوزرن سے بھی بلند تر مقام سرنن (SARNAN) آیا اور یہاں سے جھیل سرنن کے کنارے کنارے مزید بلندی کی طرف سفر کرتا ہوا لوزرن سے بھی بلند تر مقام برنز (BRIENZ) پہنچا۔

حضور نے انٹرلاکن INTER LAKEN جانے کی بجائے جو برنز سے پندرہ کلومیٹر دور ہے "برنز لیک" کے کنارے کنارے اتر کر برنزر برلی (BRINZER BORLI) نامی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور پھر کچھ دیر جھیل کے کنارے کنارے چہل قدمی فرمائی۔ اس خوبصورت منظر سے کچھ دیر لطف اندوز ہونے اور اس دوران اللہ تعالیٰ کی حمد میں مصروف رہنے کے بعد حضور نے انٹرلاکن جانے کی بجائے یہیں سے واپسی کا قصد فرمایا اور پانچ بجے سہ پہر زیورک واپس تشریف لے آئے اس روز حضور نے اہل قافلہ کی معیت میں آنے اور جانے میں مجموعی طور پر ۲۵۶ کلومیٹر مسافت طے کی۔

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے استقبالیہ

۱۵ جولائی کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں احمدیہ مشن ہاؤس میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ دعوت ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ سوئٹزرلینڈ۔ یوگوسلاویہ، البانیہ، مصر اور پاکستان کے بہت سے معززین شریک ہوئے۔ انہوں نے ماحضر تناول کرنے کے دوران اور بعد میں بھی حضور سے مختلف علمی موضوعات پر باتیں کیں یہ سب حضرات حضور کے پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہو کر از حد مسرور ہوئے۔ استقبالیہ دعوت کے اختتام پر جب مہمان حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے رخصت ہونے لگے تو یوگوسلاویہ کے مسٹر نادر سے وتح حکیم مسٹر نادر سے وتح مرساد مسٹر یوکیوریا جو اور مسٹر حوات ڈوگن نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ مصافحہ کے علاوہ معانقہ کے شرف سے بھی مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ حضور نے ازراہ شفقت انہیں معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا۔ حضور سے معانقہ کا شرف حاصل کر کے یہ چاروں یوگوسلاوین باشندے از حد مسرور ہوئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ مسرت ان کے چہروں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ فرط عقیدت میں انہوں نے باری باری حضور کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور ہنسی خوشی استقبالیہ دعوت سے رخصت ہوئے۔"

(منقول از الفضل ۹ تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء ۹ تا ۱۲ اخاء ۱۳۵۹ ہش)

(باقی)

اخبار قادیان

☆ مورخہ ۲۳/۱۰/۸۰ کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ کے کام کی غرض سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں سے موصوف مظفرپور کانفرنس میں شرکت کی غرض سے مظفرپور تشریف لے گئے اسی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے مورخہ ۲۶/۱۰/۸۰ کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی قادیان سے روانہ ہو گئے۔ مورخہ ۲/۱۱/۸۰ کو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی واپس قادیان بخیریت تشریف لے آئے ہیں موصوف کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مظفرپور کانفرنس بہت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوئی ہے الحمد للہ ☆ مورخہ ۲۴/۱۰/۸۰ کو محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف، ناظر بیت المال آمد اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے ☆ مقامی طور پر قادیان میں عید الاضحیہ کی خوشی میں مورخہ ۲۰/۱۰/۸۰ کو احمدیہ گراؤنڈ میں انصار اللہ کے بعض ورزشی مقابلہ جات ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ان مقابلہ جات میں اوّل دوم آنے والوں کو گراؤنڈ میں ہی انعامات تقسیم فرمائے اسی طرح اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی دو ٹیموں کے درمیان ایک رسہ کشی کا بھی مقابلہ ہوا۔ مکرم منور احمد صاحب گجراتی مقیم سعودی عرب ہر دو ٹیموں کے کھلاڑیوں کو ریفریشمنٹ دی عید کی ہی خوشی میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے عہدیداران انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور عہدیداران خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کو عشائیہ دیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بھی شرکت کی ☆ محترم حضرت بھائی الہ دین صاحب صحابی کی بائیں آنکھ کا موتیابند کا کامیاب اپریشن ہوا ہے موصوف کی کامل صحت کیلئے احباب جماعت دعا کر کے ممنون فرمائیں ☆ مورخہ ۲۵/۱۰/۸۰ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے امانت گروپ کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں زعیم کا انتخاب کیا گیا نیز مورخہ ۳۱ اکتوبر کو صداقت گروپ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خدام کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا تیرہواں کامیاب سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا روح پرور پیغام

مختلف علمی، ورزشی اور ذہنی مقابلوں کا دلچسپ پروگرام

رپورٹ مرتبہ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا تیرہواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۱۸ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۹ھ کو شروع ہو کر خالصۃً دینی و روحانی ماحول میں مختلف علمی، دینی اور ذہنی مقابلہ جات کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

نماز تہجد اور نماز فجر۔ درس القرآن

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی ہدایت کے مطابق تمام ناصرات نے تہجد اپنے اپنے گھروں میں اور نماز فجر مسجد مبارک سے ملحق حضرت اماں جانؓ کے کمرہ صحن اور بیت الفکر میں ادا کی بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مستورات سے متعلق انتہائی پُر معارف اور بصیرت افروز درس دیا۔ (جس کی تفصیل لجنہ اماء اللہ قادیان کے اجتماع کی رپورٹ میں دی جا چکی ہے)

بعدہٗ تمام ممبرات لجنہ و ناصرات بہشتی مقبرہ پہنچیں۔ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ وہاں سے واپس آکر تمام ممبرات نے گھروں میں تلاوت قرآن مجید کی۔

پہلا اجلاس

ٹھیک نو بجے اجتماع کا افتتاح زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان شروع ہوئی۔ عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے ناصرات الاحمدیہ کے تیرہویں سالانہ اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد دینے کے بعد اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی اور پھر فرمایا

آپ احمدی بچیاں ہیں اس لئے آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی سچی محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا پیار اور اسلام کے ہر حکم پر چلنے کی سچی لگن ہونی چاہیئے آپ نے قرآن مجید پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر بچی کو قرآن مجید ناظرہ پڑھنا آنا چاہیئے اور پھر ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہر لڑکی کم از کم میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ ناصرات الاحمدیہ کی مبارک تنظیم کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرے۔ سچ بولنا، محنت کی عادت وقت کی پابندی، بڑوں کا ادب اور ہر ایک کی خدمت کرنا آپ کے اوصاف ہوں۔ اسلام کی آئندہ صدی جو غلبہ اسلام کی صدی ہے کے استقبال کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ ان ذمہ داریوں کا احساس آپ کے اندر ابھی سے پیدا ہو جو چند سالوں کے بعد آپ کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ خدا کرے کہ آپ اسلامی اخلاق کی حسین تعلیم پر قائم ہوں اور آپ کے اندر وہ صلاحیتیں پیدا ہو جائیں جن کے پیش نظر سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے آپ کی تنظیم قائم کی تھی۔ آمین۔

اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔ عزیزہ نصیرہ سلطانہ نے ناصرات کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں عزیزہ بشریٰ

پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

بر موقع سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ناصرات الاحمدیہ قادیان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کا اجتماع مبارک کرے۔ آپ چھوٹی چھوٹی ہیں، لیکن کبھی اپنی زندگی کے مقصد کو نہ بھولیں۔ آپ کے ذہن میں ہر وقت یہ بات رہنی چاہیئے کہ آپ احمدی ہیں۔ احمدیت کے معنی ہیں حقیقی اسلام۔ اگر آپ کا عمل اسلام پر نہیں اور قرآن کریم کے اصولوں پر نہیں چلتیں تو آپ کا دعویٰ غلط ہے۔ ہر احمدی بچی سچی ہو۔ اعلیٰ اخلاق رکھنے والی ہو۔ ہر ایک کی خدمت کرنے والی ہو۔ ہر ایک کے دُکھ درد میں کام آنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح معنوں کی ناصرات بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:-

مریم صدیقہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شوکت نے دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اور پھر قائمقام نگران ناصرات الاحمدیہ محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ نے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام جو آپ نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کے اجتماع کے لئے بھجوایا تھا (اس پیغام کا مکمل متن علیحدہ پیش کیا جا رہا ہے) اور ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں معیار سوئم کی ناصرات جن میں سے کی عزیزہ طیبہ صدیقہ کی نمایاں آواز میں ترانہ پڑھا۔

مقابلہ حسن قرأت معیار سوئم

سب سے پہلے معیار سوئم کی ننھی منی بچیوں کا حسن قرأت کا مقابلہ ہوا جس میں ۱۱ بچیوں نے حصہ لیا۔ جج کے فرائض محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اور محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے ادا کئے۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق درج ذیل بچیوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی

اوّل :- عزیزہ [illegible]

دوئم :- عزیزہ ریحانہ پروین۔

سوئم :- عزیزہ امۃ المجیب آنسہ۔

مقابلہ نظم خوانی و تقاریر معیار سوئم

معیار سوئم کی ۱۰ بچیوں نے نظم خوانی کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں جن بچیوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ان کے نام یہ ہیں :-

اوّل :- عزیزہ فوزیہ انجم

دوئم :- عزیزہ یاسمین اختر

سوئم :- عزیزہ مبارکہ شیریں۔

تقریری مقابلہ معیار سوئم

اس مقابلہ میں ۱۰ بچیوں نے حصہ لیا۔ وقت ۲ منٹ مقرر تھا اور تقاریر کے لئے اتفاق کی برکت، مسجد کے آداب اور خلفاء وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری عنوانات دیئے گئے تھے۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات میں جج کے فرائض مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اور محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے انجام دیئے تقاریر کے مقابلہ میں درج ذیل بچیاں اوّل دوئم سوئم قرار پائیں :-

اوّل :- عزیزہ فوزیہ انجم، عزیزہ طیبہ صدیقہ اور عزیزہ شجاعت بیگم

دوئم :- عزیزہ یاسمین اختر

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانیوالے احباب

عیدالاضحیہ ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

جماعتہائے احمدیہ بیرون ہند

۱۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب امریکہ ایک قربانی
۲۔ " اے۔ صالح صاحب " " "
۳۔ " مولوی محمد صدیق صاحب سیرنام " "
۴۔ " رستم محمود صاحب " " "
۵۔ والدہ رستم محمود صاحب " " "
۶۔ مکرم ظفر اقبال صاحب بریڈفورڈ دو "
۷۔ " نوازش احمد صاحب ناصر لنڈن ایک "
۸۔ " سلیم رضا صاحب مرزا " " "
۹۔ " چوہدری عبدالکریم صاحب " " "
۱۰۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا آٹھ "
۱۱۔ مکرم [illegible] صاحب " ایک "
۱۲۔ [illegible] " " "
۱۳۔ [illegible] " "
۱۴۔ [illegible] " " "
۱۵۔ [illegible] گیارہ "
۱۶۔ [illegible] پانچویں ایک "
۱۷۔ [illegible] " " "
۱۸۔ " حاجی [illegible] " " "
۱۹۔ " عبد [illegible] " " "
۲۰۔ " [illegible] " " "
۲۱۔ " [illegible] صاحب " " "
۲۲۔ " حاجی [illegible] " " "
۲۳۔ " [illegible] صاحب " " "
۲۴۔ " [illegible] " " "
۲۵۔ " [illegible] صاحب " " "
۲۶۔ " اے [illegible] صاحب " " "
۲۷۔ محترمہ [illegible] کوثر صاحبہ انگلینڈ " "
۲۸۔ [illegible] " " "
۲۹۔ [illegible] " " "
۳۰۔ " چوہدری [illegible] احمد " " "
۳۱۔ محترمہ [illegible] شاہد بیگم صاحبہ " " "
۳۲۔ " مسز [illegible] شاہ صاحب " " "
۳۳۔ مکرم [illegible] احمد صاحب ہاشمی کویت " "
۳۴۔ محترمہ [illegible] والدہ [illegible] احمد صاحب ہاشمی " "
۳۵۔ مکرم رشید احمد صاحب چوہدری کینیڈا " "
۳۶۔ مکرم پی۔ کے۔ محمود صاحب دوحہ قطر " "
۳۷۔ " خلیل احمد صاحب " " "
۳۸۔ " عبدالحمید [illegible] " " "
۳۹۔ [illegible] صاحب " " "
۴۰۔ مکرم ایس۔ وی۔ شفیع الدین صاحب دوحہ قطر ایک قربانی
۴۱۔ " شفیع احمد صاحب " " "
۴۲۔ اہلیہ صاحبہ مکرم مبارک احمد خان صاحب کینیڈا " "
۴۳۔ مکرم معراج عمر صاحب جکارتہ دو "
۴۴۔ " اعجاز احمد صاحب قمر کینیڈا ایک "
۴۵۔ " ایس۔ ایم شہاب احمد صاحب " " "
۴۶۔ " چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب انگلینڈ " "
۴۷۔ مکرمہ سیدہ [illegible] صاحبہ خان بریڈفورڈ " "
۴۸۔ مکرم منیر احمد خان صاحب کینیڈا " "
۴۹۔ " چوہدری عبداللطیف صاحب " " "
۵۰۔ " فضل کریم صاحب [illegible] جلنگھم " "
۵۱۔ " کبیر احمد صاحب بھٹی " " "
۵۲۔ " مجید انجم صاحب قریشی " ایک "
۵۳۔ " محمد یوسف صاحب لندن " "
۵۴۔ " محمد اطہر صاحب احمدی " " "
۵۵۔ " صدر دین صاحب " " "
۵۶۔ گمنامی فیملی " " "
۵۷۔ مکرم افتخار زبیری صاحب " " "
۵۸۔ " ہارون یعقوب صاحب فیجی " "
۵۹۔ لجنہ لنکا " " "
۶۰۔ مکرم [illegible] صاحب " " "
۶۱۔ " ناصر خان صاحب " " "
۶۲۔ " [illegible] صاحب " " "
۶۳۔ " مقبول بشیر صاحب " " "
۶۴۔ " شمس الدین صاحب آسٹریلیا " "
۶۵۔ " صلاح الدین صاحب " " "
۶۶۔ " جمیل احمد صاحب چوہدری " " "
۶۷۔ " ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب " " "
۶۸۔ مسز فہمیدہ حق صاحبہ " " "
۶۹۔ محترمہ سیدہ [illegible] صاحبہ اہلیہ [illegible] بریڈفورڈ " "
۷۰۔ مکرم چوہدری عنایت [illegible] صاحب دوبئی " "
۷۱۔ " [illegible] بشیر احمد صاحب " " "
۷۲۔ " پی پی محمود صاحب " " "
۷۳۔ " سلیم احمد صاحب " " "
۷۴۔ " ماجد خان صاحب جلنگھم " "
۷۵۔ " محمد یامین [illegible] خان صاحب از طرف جماعت [illegible] سات "
۷۶۔ " اسماعیل [illegible] صاحب انڈونیشیا ایک "
۷۷۔ انڈونیشیا [illegible] کی طرف سے [illegible] "
۷۸۔ جماعت احمدیہ مارشس کی طرف سے سولہ "

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے ۴۲ قربانیاں

79 MR. CABANG KONARON
80 " IBOH. ELIES SUKAESIH
81 " CABANG LENUIMANGGU
82 " BPK. MOH. YALIYA ABDUL FATAH
83 " BPK. ABIDDIN
84 " IBU SITI ZULEHA
85 " H. IWAN D.
86 " SDR. EDI SUPRIADI
87 " C. V. FADHAL
88 " IBU HADIROH SUKARJO
89 " IBU SUKAENI SARKA
90 " IBU RUSWANGSA ATMAJA
91 " IBU TATI IBRAHIM
92 " RUSWANGSA ATMAJA
93 " BPLA DR. [illegible]
94 MISS [illegible]
95 MR. NY. [illegible] (ALM)
96 DRS. [illegible]
97 MR. BPK. UMAR MOHAMMAD
98 " BPK. H. A. SURYAMAN
99 BPK. DRS. IBRAHIM.
100 BPK. TAB ABDUL
101 MR. BPK. MOHAMMAD S[illegible] RASMAWI (ALM)
102 BPK. H. FAKIH (ALM)
103 BPK. DRS. SYAFWAN ARENAN
104 MR. BPK. ABDUL WAHID
105 " BPK. MURTOLO S. H.
106 " BPK. R. RUNYAMIN
107 " BPK. ABDUL SALAM & KETU-ARGA
108 " NY. [illegible] UBAEDAH MANAN
109 MR. BPK. HASAN MOHAMMAD
110 " BPK. R. AHMAD SORIAHAMIN-ATA
111 " BPK. ABDUL MULATI & KEL-NARGA
112 " BPK. ABDUL GHANI
113 " BPK. TENU
114 BPK. DRS. ASPIRIN MANSYUR
115 MR. BPK. AHMAD BASYAR
116 " IBU PERHIMPUNAN
117 " BPK. MOHAMMAD SULAEMAN MUHTAR
118 " NY. [illegible] AEMAN
119 " NY. ENTINSU-AEMAN
120 NY. H. ENCANG CUDLIA
121 " ENDANG TABRANI
122 " ADONG G. T.
123 " CIWAN
124 " LILI RAMLI
125 " R. ABDUL MUHNI
126 " NY. [illegible]
127 NY. LOTIFAH PETEN
128 NY. R. SH SITI ROKIAH
129 " BPK. HANAFI
130 " S. SUGIAWAN.

۱۳۱۔ مکرم سید عبدالعزیز صاحب نائیجیریا امریکا دو قربانی
۱۳۲۔ " سید امداد علی صاحب " ایک "
۱۳۳۔ " سید ناصر احمد صاحب " " "
۱۳۴۔ " سید طاہر احمد صاحب " " "
۱۳۵۔ " سید وسیم احمد صاحب " " "
۱۳۶۔ " ملک گلزار احمد صاحب " " "
۱۳۷۔ " فاروق احمد صاحب سوکیہ انگلینڈ " "
۱۳۸۔ محترمہ امتہ الحفیظ [illegible] " " "
۱۳۹۔ [illegible] اسماعیل لندن " "
۱۴۰۔ " مظفر احمد صاحب ظفر [illegible] امریکا تین "
۱۴۱۔ محترمہ [illegible] صاحبہ [illegible] " "
۱۴۲۔ " صفیہ سعید صاحبہ " " "
۱۴۳۔ " [illegible] نعمت " " "
۱۴۴۔ مکرم محمد طیب صاحب " " "
۱۴۵۔ جماعت احمدیہ جرمنی الجزائر "
۱۴۶۔ مکرم [illegible] فجی تین "
۱۴۷۔ " احمد ملک صاحب امریکا ایک "
۱۴۸۔ " محمد بشیر [illegible] صاحب لندن " "
۱۴۹۔ " ڈاکٹر [illegible] ساجد صاحب امریکہ " "

جماعتہائے احمدیہ بھارت

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب سکندرآباد ایک قربانی
۲۔ " سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ " "
۳۔ [illegible] " " "
۴۔ اہلیہ صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ " "
۵۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کٹک " "
۶۔ عزیز نوشاد احمد صاحب بنگلور " "
۷۔ مکرم مسعود احمد صاحب [illegible] از طرف حاجی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کلکتہ "
۸۔ خاندان [illegible] محترمہ [illegible] حیدرآباد " "
۹۔ مکرم محمد یونس صاحب بھدرک ایک "
۱۰۔ " سی۔ بی۔ [illegible] صاحب پلنگاڈی " "
۱۱۔ " زینبی محمد یونس صاحب [illegible] " "
۱۲۔ " ڈاکٹر سید [illegible] احمد صاحب مظفرپور " "
۱۳۔ " شرف الدین احمد خان صاحب حیدرآباد " "
۱۴۔ " عبدالعزیز صاحب سرینگر " "
۱۵۔ " سید [illegible] صاحب گاچی گوڑہ حیدرآباد " "
۱۶۔ " احمد عبدالمنان صاحب " " "
۱۷۔ " احمد عبدالستار صاحب " " "
۱۸۔ " سید [illegible] احمد صاحب کرنول " "

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

تیرھواں سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان ۔ بقیہ صفحہ (۹)

سوئم : عزیزہ خالدہ رفعت

ان مقابلہ جات کے بعد عزیزہ جمیلہ بیگم نے نظم اور پانچ بچیوں نے ترانہ پڑھا۔ ازاں بعد معیار دوئم کے مقابلہ جات شروع ہوئے ۔ججز کے فرائض مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم ۔محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اور محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اور محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے انجام دیئے ۔ امتیاز پانے والی بچیوں کے نام درج ذیل ہیں :۔

تلاوت قرآن کریم :۔

عزیزہ مبارکہ بیگم اوّل
" راشدہ پروین دوئم ۔ اور
" سعیدہ پروین سوئم ۔

نظم خوانی :۔

عزیزہ راشدہ پروین اوّل ۔
" امۃ الحی فاروق دوئم ۔
" فریدہ بیگم دوئم اور
" طلعت راشدہ } سوئم ۔
" جمیلہ بیگم }

تقریری مقابلہ :۔

عزیزہ مبارکہ بیگم اوّل ۔
" مظفر حسنہ دوئم اور
" راشدہ پروین سوئم

آخر میں عزیزہ طلعت راشدہ نے نظم پڑھی جس کے ساتھ ہی اجتماع کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا

کلوا جمیعًا :۔

دوپہر کا کھانا تمام ناصرات نے محترمہ آپا جان اور محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ کی معیت میں مقام اجتماع ہی میں کھایا ۔بعدہٗ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نے ٹھیک دو بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی ۔

دوسرا اجلاس

بعد دوپہر ٹھیک ۲½ بجے دوسرا اجلاس محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت عزیزہ راشدہ پروین کی تلاوت اور عزیزہ فریدہ بیگم کی نظم خوانی سے شروع ہوا ۔معیار اوّل کی سات بچیوں نے ترانہ پڑھا۔ بعدہٗ معیار اوّل کے مقابلہ جات شروع ہوئے ۔ججز کے فرائض مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ۔محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ ۔محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ ۔محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ اور محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے ادا کئے ۔ مندرجہ ذیل بچیوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ۔

حسن قرأت :۔

عزیزہ مبشرہ شوکت اوّل ۔
" امۃ المنان دوئم اور
" طاہرہ شوکت سوئم ۔

نظم خوانی :۔

عزیزہ مبشرہ شوکت اوّل ۔عزیزہ امۃ الحی دوئم اور عزیزہ امۃ المنان سوئم ۔

مقابلہ تقاریر :۔

عزیزہ امۃ المنان اوّل ۔ عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ دوئم اور عزیزہ نصیرہ سلطانہ و عزیزہ طاہرہ شوکت سوئم ۔

بعدہٗ عزیزہ روبینہ شاہین نے نظم پڑھی ۔ اور پھر ۶ سال تک کی عمر کی آٹھ ننھی منی بچیوں نے چھوٹی چھوٹی تقریریں کیں ۔ان سب کو ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے گئے ۔ بعدہٗ معیار دوئم (ب) کی سات بچیوں نے ترانہ پڑھا۔

امتحان دینی معلومات :۔

اجتماع سے چار روز قبل لجنہ کے ساتھ ناصرات کا بھی دینی معلومات کا امتحان لیا گیا تھا ۔جس میں ۲۷ بچیوں نے حصہ لیا تھا ۔عزیزہ سعیدہ پروین اوّل ۔عزیزہ جمیلہ بیگم دوئم ۔ اور عزیزہ ساجدہ پروین سوئم قرار پائیں ۔

پرچہ ذہانت :۔

اس امتحان میں دونوں گروپس کی ۲۷ بچیاں شامل ہوئیں ۔ عزیزہ شوکت منورہ ،عزیزہ امۃ الرؤف اور عزیزہ مسرت مبارکہ اوّل ۔ عزیزہ راشدہ سلطانہ دوئم ۔ اور عزیزہ طلعت راشدہ و عزیزہ طلعت بشریٰ سوئم قرار پائیں ۔

معائنہ و مشاہدہ :۔

اس دلچسپ مقابلہ میں دونوں گروپس کی ۶۰ بچیاں شریک ہوئیں ۔ عزیزہ امۃ الحی بنت شیخ ابراہیم صاحب اوّل ۔ عزیزہ امۃ الحی بنت مستری محمد دین صاحب دوئم اور عزیزہ ساجدہ پروین سوئم رہیں ۔

پیغام رسانی :۔ اس مقابلہ میں دو ٹیمیں شریک ہوئیں جن میں عزیزہ منورہ شوکت کی ٹیم اوّل رہی ۔

ورزشی مقابلے :۔ اجتماع سے تین روز قبل مختلف ورزشی مقابلے کرائے گئے تھے ۔جن میں امتیاز پانے والی بچیوں کو انعامات دیئے گئے ۔

تقسیم انعامات :۔ اجتماع کے اختتام پر دینی علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے سلسلہ میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے اپنے دست مبارک سے بچیوں کو امتیازی اور خصوصی انعامات مرحمت فرمائے ۔ نیز دوران سال لجنہ و ناصرات کے کاموں کو پوری مستعدی اور ذمہ داری سے انجام دینے والی تین ممبرات کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے ۔ بالآخر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

فہرست نمبر ۲

منظوری عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

از یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء تا ستمبر ۱۹۸۳ء

مندرجہ ذیل عہدیداران لجنہ اماء اللہ بھارت کی تین سال یعنی اکتوبر ۱۹۸۰ء سے ستمبر ۱۹۸۳ء تک کی منظوری دی جاتی ہے ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

(۱) لجنہ اماء اللہ کینانور

صدر لجنہ	محترمہ ٹی صفیہ محمود صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	" زبیدہ بیگم صاحبہ ۔

(۲) لجنہ اماء اللہ دھوان ساہی

صدر لجنہ	محترمہ معزیٰ خاتون صاحبہ ۔
جنرل سیکرٹری	" منیرہ خاتون صاحبہ
سیکرٹری مال	" حبیبہ خاتون صاحبہ ۔
" تبلیغ	" طریقاں بی بی صاحبہ
نگران ناصرات	" کبریٰ خاتون
سیکرٹری تعلیم و تربیت	" صغیرہ خاتون صاحبہ ۔

(۳) لجنہ اماء اللہ کوسمبی

صدر لجنہ	محترمہ امۃ القیوم ناصر صاحبہ
جنرل سیکرٹری	" حشمت سلطانہ صاحبہ
سیکرٹری مال	" نجم النساء صاحبہ
" تعلیم و تربیت	" سکینہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات	" سکینہ بیگم صاحبہ

(۴) لجنہ اماء اللہ شیموگہ

صدر لجنہ	محترمہ حفیظ النساء صاحبہ ۔
نائب صدر	" زاہدہ بیگم صاحبہ ۔
جنرل سیکرٹری	" خورشید بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال	" ساجدہ بیگم صاحبہ ۔
" تعلیم و تربیت	" امۃ الحفیظ صاحبہ
" ناصرات	" ساجدہ بیگم صاحبہ ۔
" خدمت خلق	" میمونہ بیگم صاحبہ ۔

(۵) لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

صدر لجنہ	محترمہ سیدہ بانو صاحبہ کاغذگر
سیکرٹری مال	" عشرت آرا میر صاحبہ
" تبلیغ	" نسیمہ بیگم صاحبہ میر
" ناصرات	" نصرت آرا وحیدہ خان
" خدمت خلق	" پروین بانو منڈاشی ۔

(۶) لجنہ اماء اللہ کالیکٹ

صدر لجنہ	محترمہ اے ۔پی عائشہ صاحبہ ۔
سیکرٹری لجنہ	" ایم ۔میمونا صاحبہ ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES :- 52325 / 52686 . P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیسید سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۹/۴۲ محمد علی بازار ۔کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔موٹر سائیکل ۔سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
آٹوونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONES:- 76360.

لازمی اور طوعی چندہ جات

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔ لہذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ دیں۔

درویش فنڈ

اس تحریک کے شروع میں تو چند سال بہت سے دوستوں نے بڑھ چڑھ کر پورے اخلاص کے ساتھ حصہ لیا۔ لیکن تحریک کے ایک دو سال بعد اکثر دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ درویش فنڈ کی تحریک ایک وقتی تحریک تھی حالانکہ موجودہ درویشی دَور میں قادیان کی آبادی میں بفضلہ تعالےٰ اضافہ کے ساتھ اُن کے اخراجات کے لئے زیادہ رقم درکار ہے۔ اور پھر ملک کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بھی روز بروز مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لہذا مخلصینِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس مستقل تحریک کی اہمیت کے پیشِ نظر اس میں زیادہ باقاعدگی اور توجہ سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ آپ سب احباب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد کی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلصین احباب نے اِس فنڈ میں بہت قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسب حالات رقوم مد "شادی فنڈ" ارسال کرتے رہیں۔

صدقات

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالےٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وُہ ایسا رستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دُور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اُس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو، صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وُہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پُوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ولادت

مورخہ ۸/۱۰/۲۵ کو مکرم مبارک احمد صاحب کارکن اخبار بدر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام "شیریں عندلیب" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شریف صاحب شیخوپوری درویش کی پوتی اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ منیر درویش کی نواسی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر نومولودہ کے والدین کی طرف سے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے والدین کے لئے قرۃ العین۔ نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار، جاوید اقبال اختر قادیان

آل بنگال احمدیہ مُسلم کانفرنس

امسال انشاء اللہ مورخہ ۱۵ - ۱۶ نومبر ۸۰ء بروز سنیچر و اتوار چوتھی آل بنگال احمدیہ مُسلم کانفرنس کلکتہ میں منعقد ہوگی۔ مبلغین کے وفد کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بھی تشریف لائیں گے۔

جملہ افراد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان اور خصوصاً صُوبہ بنگال کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام جماعتِ احمدیہ کلکتہ کے ذمّہ ہوگا۔ البتہ موسم کی مناسبت سے مختصر بستر ہمراہ لائیں۔ نیز دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اِس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب اور مبارک کرے۔ آمین ؂

خاکسار :- محمد نورِ عالم احمدی
امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔

ایڈریس :- سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج
ANJUMAN AHMADIYYA
205, NEW PARK STREET
CALCUTTA - 17

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی
چودھویں صُوبائی کانفرنس

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُتر پردیش کی صُوبائی کانفرنس مورخہ ۱۹ - ۲۰ نبوت (نومبر ۸۰ء) شاہجہانپور میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اُتر پردیش۔ راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرمادیں۔ قیام وطعام بذمہ کانفرنس و مقامی جماعت ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لادیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

عہدیدارانِ کانفرنس :- جنرل سیکرٹری : مکرم ڈاکٹر محمد عبد صاحب قریشی
سیکرٹریان : مکرم عبد الواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ - اور مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ

المُعلن : عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ
AHMADI & Co. BAHADURGANJ
SHAHJAHANPUR - 242001 (U.P.)

قربانی کی رُقوم بھجوانے والے احباب۔ بقیہ صہ ۱

۱۹۔ مکرم بی۔ حبیب احمد صاحب بینگاڈی	ایک قربانی
۲۰۔ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ حیدر آباد	ایک "
۲۱۔ مکرم جی۔ حیدر خان صاحب "	ایک "
۲۲۔ " بشیر احمد صاحب "	ایک "
۲۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان	ایک "
۲۴۔ مکرم محمود احمد صاحب حیدر آباد	ایک "
۲۵۔ شیموگہ کی ایک خاتون	ایک "